یہ کہنے لگے منکر ہمارا رشتہ جہاں آقا سے دائمی ہے
ہم ان کی عظمت پہ جو نثار ہونگے گستاخوں کی فصلیں کٹا رہے گا

ناموس مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں قرآن و سنت کی تعلیمات کو اجاگر کرنے اور قانون **ناموس رسالت** ﷺ 295C کے دفاع کی خاطر ایمان افروز تحریر

تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ سیمینار

گستاخِ رسول کی سزا، قرآن حدیث و فقہ سے

کنز العلماء ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
کیسٹ اینڈ سی ڈی سنٹر
5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042-37115771, 0321-9407699

Www.siratemustaqeem.net

تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ سیمینار

کا

خلاصہ

تفصیلی مقالہ بعد میں شائع کیا جائے گا

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز، کیسٹ اینڈ سی ڈی سنٹر
5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042-37115771-2, 0321-9407699

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سیمینار
افادات	مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی
پروف ریڈنگ	مولانا عبدالکریم صاحب جلالی مدرس جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام
باہتمام	شیخ محمد سرور اویسی، محمد آصف علی جلالی
تعداد	1100
صفحات	32
ہدیہ	20 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ قادری رضوی لاہور / مسلم کتابوی لاہور
مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور / جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور
کرمانوالہ بک شاپ لاہور / مکتبہ فیضان مدینہ گھکڑ
مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / رضا بک شاپ گجرات
مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ / مکتبہ غوثیہ کراچی
احمد بک کارپوریشن راولپنڈی / صراط مستقیم گجرات
جامعہ محمدیہ رضویہ بھکھی شریف۔ منڈی بہاوالدین
مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ / مکتبہ برکات المدینہ کراچی

صراط مستقیم پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ لاہور 0321-9407699

توھینِ رسالت کا مجرم واضح طور پر اس آیت کے مضمون میں داخل ہے اور ایسے مجرموں کو گن گن کر قتل کر دینے کا حکم ہے۔

2۔ ''وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کیلیے بڑا عذاب ہے۔''

(سورۃ المائدۃ، آیت نمبر ۳۳)

اس آیت کریمہ میں زمین میں فساد کرنے والوں کی سزا قتل بتائی گئی ہے جس ڈاکو نے کسی کو قتل کیا اس کا عمل ''فساد فی الارض ہے'' تو جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی اس کا عمل فساد فی الارض کیوں نہیں؟ آج اگر کوئی عیسائی کسی عام مسلمان کو معاذ اللہ قتل کرتا ہے تو اس سے مسلم امہ کو اتنی تکلیف نہیں پہنچے گی جتنی کہ رسول اللہ ﷺ کی معاذ اللہ توھین سے تکلیف پہنچے گی۔ آج جس نے ایسا کیا اس نے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو تکلیف دی ہے۔ اس لیے ایسے مجرم کی سزا قرآن مجید نے قتل بتائی ہے۔

3۔ ''بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

(سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۷)

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو اذیت دینے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت جو کہ جملہ خبریہ کی شکل میں ہے اور عذاب مھین نے گستاخِ رسول ﷺ کے جرم اور سزا کو واضح طور پر بیان کر دیا ہے۔

4۔ ''تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ

نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔"

(سورۃ النساء، آیت نمبر ٦٥)

اس آیت کا شان نزول یہ ہے دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا کیس لے گئے آپ ﷺ نے ان کا فیصلہ کر دیا جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں پس چلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے جس کے حق میں فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا اے ابن خطاب رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ کیا ہے اس نے کہا ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیج دو آپ ﷺ نے آپ کی طرف بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا سے کہا کیا ایسے ہی بات ہے اس نے کہا ہاں پس حضرت عمر نے کہا بس اپنی اپنی جگہ بیٹھو میں آ کے تمہارا فیصلہ کرتا ہوں آپ تلوار لیکر ان کی طرف نکلے جس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا ہمیں حضرت عمر کی طرف بھیج دو اس کا سر قلم کر دیا دوسرا بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا اور اگر میں بھی جلدی سے نہ نکلتا تو مجھے بھی قتل کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تو یہ گمان نہیں کرتا کہ حضرت عمر مومنین کے قتل کی جرأت کریں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت فلا وربك لا یومنون ......الایہ نازل کر دی پس رسول اللہ ﷺ نے اس بندے کا خون باطل قرار دے دیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس جرم سے بری قرار دیا۔

(تفسیر در منثور جلد نمبر ٢، صفحہ ٥٨٥ دار الفکر۔ تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ١، صفحہ ٥٢٣ حقانیہ۔ تفسیر فتح القدیر جلد نمبر ١ صفحہ ٧٣١ دار الفکر)

یہاں چند باتیں بہت قابل غور ہیں۔

نمبر 1۔ توھین کہاں سے شروع ہو جاتی ہے یہاں جسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے قتل کیا تھا اس نے زبان سے کوئی گالی نہیں دی تھی بلکہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے بعد اسے مسترد کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عدالت میں اپیل کی تھی۔

نمبر 2۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف اس کی تصدیق کی کہ اس نے رسول اکرم ﷺ کے فیصلہ کو مسترد کیا ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے بھی نہیں پوچھا حالانکہ آپ ﷺ تھوڑے ہی فاصلے پر موجود تھے کہ یہ توھین ہے یا نہیں اگر ہے تو پھر اس مومن کو جو مرتد ہو گیا تین دن بعد قتل کرنا ہے اگر توبہ نہ کرے یا ابھی قتل کر دینا ہے بلکہ اسی وقت قتل کر دیا۔

نمبر 3۔ ایک بظاہر مومن کی محض اتنی بات پر قتل کر دینے پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل کی حمایت کی کہ مقتول توھین رسالت کی وجہ سے مومن نہیں رہا تھا نہ اس کیلئے توبہ کی گنجائش تھی۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ ﷺ نے بری الذمہ قرار دیا۔

المیہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو خبر ہی نہیں قرآن مجید سے کسی مسئلہ کو ثابت کرنے کے کتنے طریقے ہیں اور کسے ثابت بالقرآن کہا جائے گا انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ قرآن سے ثابت نہیں کہ گستاخِ رسول ﷺ واجب القتل ہے۔

امام رازی نے لکھا ہے امام شافعی مسجد حرام میں بیٹھے تھے آپ نے یہ دعویٰ کیا مجھ سے جس چیز کے بارے میں پوچھو میں اس کا قرآن سے جواب دونگا سائل نے کہا اگر مُحرِم بھڑ مارے تو اس پر کیا جزا ہے امام شافعی نے کہا اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا سائل نے کہا یہ قرآن مجید میں کس جگہ ہے امام شافعی نے کہا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو'' پھر آپ نے رسول اللہ ﷺ تک سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ''تم پر میری سنت اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک سند کیساتھ اس امر کو بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ کی سواری کی عظمت ایک انسان پر بیان کی آپ ﷺ ناراض نہیں ہوئے آج کے دانشور سوچیں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ ﷺ کی سواری کی توھین برداشت نہیں کرتے اور معافی کو شعار نہیں بناتے اور حرارتِ ایمان کا اظہار ضروری سمجھتے ہیں۔ خود ناموس مصطفےٰ ﷺ کا معاملہ کتنا عظیم ہوگا۔ یہاں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک انسان کے مقابلہ میں ایک دراز گوش (گدھا) کی شان بیان کر کے بتایا کہ گستاخِ رسول ﷺ کی کوئی عظمت انسانی نہیں ہے۔ اس کے مقابلہ میں گدھے جیسا جانور نسبت رسول ﷺ کی وجہ سے عظیم ہے بلکہ اس کا پیشاب بھی اس گستاخ سے اچھا ہے۔ یہی فکرِ اقبال ہے۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں

احادیث

1: بخاری شریف حدیث نمبر ۴۰۳۷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کعب بن اشرف کے لیے کون ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو اذیت دی ہے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کو پسند ہے کہ میں اسے قتل کر دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ھاں"۔

چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہ نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا۔

قارئین دیکھیں کعب بن اشرف کو توھین رسالت کی وجہ سے خود رسول اللہ ﷺ نے قتل کروادیا۔ حالانکہ وہ ذمی تھا۔

2:۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابورافع یہودی کو قتل کرنے کیلئے ایک دستہ بھیجا اور حضرت عبداللہ بن عتیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

ان کا امیر بنایا۔ حدیث بخاری میں ابورافع کے قتل کی وجہ یوں بیان کی گئی۔

كان ابو رافع يوذی رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آله وسلم و يعين عليه

''ابورافع حضرت محمد مصطفی ﷺ کو اذیت پہنچاتا تھا آپ کے خلاف لوگوں کو اکساتا تھا'' وہ ایک قلعہ میں رہائش پذیر تھا وہاں چڑھ کر حضرت عبداللہ بن عتیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قتل کر دیا واپسی پر قلعہ سے اترتے ہوئے آپ کی پنڈلی ٹوٹ گئی رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پھیرا تو ایسی صحیح ہوئی جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

(بخاری شریف حدیث نمبر ۴۰۳۹ دار الفکر)

ناظرین اس کے ذمی ہونے کے باوجود اس کو قتل کیا گیا کیونکہ توہین رسالت کا مرتکب تھا۔ اس کا قتل کفر یا یہودیت کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ توہین رسالت اور اذیت کی وجہ سے تھا۔

3:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک صحابی کی لونڈی تھی اس کے اس سے بڑے خوبصورت دو بیٹے بھی تھے اس نے سرکار دو عالم ﷺ کو گالی دی ان صحابی سے صبر نہ ہو سکا آپ نے اس کے پیٹ میں خنجر رکھ کر اوپر بوجھ ڈالا یہاں تک کہ خنجر اس کی دوسری طرف نکل گیا۔ اور وہ مر گئی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں اس کا خون باطل ہے۔

(مستدرک امام حاکم جلد نمبر ۵ صفحہ ۵۰۶ طبع دار المعرفہ) امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے (ابو داؤد حدیث نمبر ۴۳۶۱ دار الکتب العلمیہ ۔ طبرانی معجم کبیر ، حدیث نمبر ۱۱۹۸۴ دار احیاء التراث العربی)

اے عاشقان رسول ﷺ! یہاں بھی ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں پوچھا مگر رسول اللہ ﷺ نے ان کے عمل کی توثیق کی اس کے قتل کی وجہ سے قاتل پر نہ قصاص ہے نہ دیت اور نہ ہی کوئی اور سزا۔

4:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں فتح مکہ کے دن ابن خطل

عبداللہ بن ابی سرح کی بیعت سے پہلے حالت تھی اس میں رسول اللہ ﷺ اس کی طرف سے توبہ اور معافی کے ارادہ کے باوجود بھی اس کے واجب القتل ہونے کا حکم واضح فرمارہے تھے۔ اس وقت کوئی صحابی اسے قتل کردیتا تو یہ غلطی نہ تھی بلکہ سرکار ﷺ بہت خوش ہوتے۔ اس سے بڑھ کے اس پر کہ گستاخ معافی بھی مانگے پھر بھی واجب القتل ہے کیا وضاحت ہوگی۔

6:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک یہودن رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتی تھی اور آپ ﷺ کی توھین کرتی تھی اس کا ایک صحابی نے گلا دبایا یہاں تک کہ اس کو ماردیا رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون باطل قرار دے دیا۔

(سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۴۳۶۲ دار الکتب العلمیہ)

7:۔ حضرت عمیر بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشرکہ ہمشیرہ نے جب رسول اکرم ﷺ کی توھین کی آپ نے اسے تلوار سے قتل کردیا حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھانجوں سے یہ امر مخفی تھا انہوں نے کسی اور پر الزام لگایا جب حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ یہ کسی اور کو قاتل سمجھ کے قتل نہ کردیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور اپنی ہمشیرہ کے بارے میں بتایا۔ میں نے ہمشیرہ کو خود قتل کیا ہے آپ ﷺ نے پوچھا تم نے اسے کیوں قتل کیا ہے؟ حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ مجھے آپ کے بارے میں اذیت دیتی تھی یعنی آپ کی توھین کرتی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس مقتولہ کے بیٹوں کو بلا بھیجا اور ان سے اس کے قاتل کے بارے میں پوچھا انہوں نے حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کسی کا نام لیا رسول اللہ ﷺ نے انہیں بتایا کہ تمہارے ماموں (عمیر) نے تمہاری ماں کو توھین رسالت کی وجہ سے قتل کیا آپ ﷺ نے اس کا خون ضائع قرار دیا۔ مقتولہ کے بیٹوں نے کہا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

(طبرانی معجم کبیر جلد نمبر ۱۷ صفحہ ۶۴ دار احیاء التراث العربی)

8:۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایک مشرک نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے؟ جو میرے لیے میرے دشمن کے مقابلے میں کافی ہو جائے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے للکارا اور قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقتول کا ساز وسامان بھی دے دیا۔

(مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۹۷۰۴)

ایک عورت رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون اس سے بدلہ لے گا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی طرف گئے اور اسے قتل کر دیا۔

(مصنف عبدالرزاق، حدیث نمبر ۹۷۰۵)

10:۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مسیلمہ کذاب نے عبداللہ بن نواحہ اور ابن اثال بن حجر کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا آپ ﷺ نے کہا تم گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے (معاذ اللہ) آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں اگر میں کسی کی طرف سے بھیجے گئے وفد یا قاصد کو قتل کرتا ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں تھے ابن نواحہ مل گیا آپ نے اسکے قتل کا حکم دیا پھر فرمایا لوگو جانتے ہو میں نے اسے کیوں قتل کیا؟ لوگوں نے کہا نہیں آپ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اسے ایلچی ہونے کی وجہ سے چھوڑا تھا ورنہ یہ واجب القتل تھا تو آج چونکہ ایلچی نہیں تھا اس لیے میں نے قتل کروا دیا۔

(مسند ابی یعلی جلد نمبر ۴، صفحہ ۳۶۸ دار الکتب العلمیہ، مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۷، صفحہ ۵۹۷، دار الفکر)

11:۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خطمہ قبیلے کی

"بحرین کے کچھ بچے ہاکی سے کھیل رہے تھے قریب ہی ایک پادری بیٹھا تھا گیند اس کے سینے کو جا لگی اس نے پکڑی وہ گیند مانگنے لگے ان بچوں میں سے ایک نے کہا اگر تو ویسے نہیں دیتا تو ہم حضرت محمد ﷺ کے صدقے تجھ سے سوال کرتے ہیں ہماری گیند دے دے اس پادری نے گیند دینے سے انکار کیا اور رسول اللہ ﷺ کو گالی دے دی جوں ہی بچوں نے اس سے شان رسالت میں گالی سنی بچے ہاکیاں لے کے اس پر چڑھ گئے اور اس وقت تک مارتے رہے جب تک وہ لعنتی مر نہ گیا یہ کیس حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیش کیا گیا۔ خدا کی قسم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی فتح اور مال غنیمت کے ملنے پر اتنے خوش نہیں ہوئے جتنے بچوں کے اس گستاخ پادری کو قتل کرنے پر خوش نظر آئے اور کہا "اب اسلام غالب آ گیا۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے نبی ﷺ کو گالی دی گئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کیساتھ عشق کی وجہ سے غصے میں آ گئے پس غالب ہوئے اور کامیابی سے ہمکنار ہوئے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پادری کے خون کو باطل قرار دے دیا۔

قارئین دیکھیے یہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بچوں سے ناراض نہیں ہوئے کہ تم نے مجھ سے یا امیر بحرین سے پوچھے بغیر ہی ایسا کیوں کیا بلکہ ان کے اس عمل پر نہایت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے اسلام کا غلبہ کہا۔

3۔ حضرت امام قاضی محمد ابن ابی منظور انصاری رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۳۳۷ھ جو عبیدی حکمرانوں کی طرف سے قیروان کے قاضی تھے۔ ان کے پاس توھین رسالت کے مرتکب ایک یہودی کو پیش کیا گیا وہ اسے دیکھ کر جذبات کو کنٹرول نہ کر سکے اور عدالت ہی میں اسے مکّے مار مار کر جان سے مار دیا۔ (سیر اعلام النبلاء جلد نمبر 11 صفحہ ۵۸۰ طبع دار الفکر)

4۔ حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ ۵۸۱ھ میں بیمار تھے انہوں نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا عطا فرمائی تو وہ آخری سانس تک افرنگیوں کے خلاف جہاد کریں گے اور بیت المقدس فتح کرنے کیلئے ہمت لڑا دیں گے اور بُرنس ارناط صاحب